ٹیلیفون نمبر ۹۱

جسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ؏
ششماہی ۸؍؏
سہ ماہی ۳؍ ۱۲

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸؍

جلد ۲۵	۷ رجمادی الثانی ۱۳۵۶ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۱۵ اگست ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۸۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

فتنہ و فساد سے مجتنب رہ کر صبر اور برداشت کا اعلیٰ نمونہ دکھاؤ

"دیکھو آج میں کھلے کھلے لفظوں سے آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ آپ لوگ ہر ایک مفسدہ اور فتنہ کے طریق سے مجتنب ہیں۔ اور صبر اور برداشت کی عادت کو اور بھی ترقی دیں۔ اور بدی کی تمام راہوں سے اپنے تئیں دور رکھیں۔ اور ایسا نمونہ دکھلائیں۔ جس سے آپ لوگوں کی ہر ایک نیک خلق میں زیادت ثابت ہو۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ لوگ جو اہل علم اور فاضل اور تربیت یافتہ اور نیک مزاج ہیں۔ ایسا ہی کریں گے مگر یاد رہے۔ اور خوب یاد رہے۔ کہ جو شخص ان وصیتوں پر کاربند نہ ہو۔ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ یہ وہ وصیت ہے۔ جو ہم نے اپنی جماعت کو کر دی۔ اور ہم ایسے شخص سے بیزار ہیں۔ اور اس کو اپنی جماعت سے خارج کرتے ہیں۔ جو اس پر عمل نہ کرے" (تبلیغ رسالت جلد ششم ۱۶۷، ۱۷۰)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴؍اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے گلے میں تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت درد سر کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

امۃ الجمیل بیگم بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بخار میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کمی ہے۔ بچی کی کامل صحت کے لئے احباب دعا کریں۔

افسوس ملک عبد الغنی صاحب جو بمبئی میں ملازم تھے۔ اور بیمار ہو کر یہاں آئے ہوئے تھے۔ لمبی بیماری کے بعد فوت ہو گئے۔ مرحوم مخلص احمدی نوجوان تھے۔ جنازہ حضرت امیر المومنین نے پڑھایا۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ آج شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کا چھوٹا بچہ فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آؤ اپنے زندہ خدا کے آستانہ پر پورے تذلل سے گر جائیں

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانیکے دن

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے سایہ میں بڑھی اور اسی کے فضل سے اسے ترقیات نصیب ہوئی ہیں۔ احمدیت کے پھیلتے ہوئے درخت کو دیکھ کر بطالت اپنے پرانے ہتھیاروں کو استعمال میں لارہی ہے۔ وساوس ہیں فتنہ انگیزیاں ہیں جور وستم ہے ناپاک پروپیگنڈا ہے۔ تخویف و دھمکیاں ہیں۔ غرض تمام طاغوتی وسائل اختیار کر کے پھر ایک دفعہ احمدیت کے ثمردار شجر پر تبر چلانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ احمدیت کی کشتی کے خلاف خطرناک طوفان برپا کرنے کی تیاریاں کی جارہی ہیں مگر تمام وہ لوگ جو آج زندہ ہیں سن لیں۔ کہ ہم تمام احمدی بچے۔ بوڑھے اور جوان مرد اور عورتیں خواہ کسی ملک میں بستے ہوں۔ دلی یقین سے اس بات پر قائم ہیں۔ کہ احمدیت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہے۔ اسی کا قائم کردہ سلسلہ ہے۔ ہم یہ تو مان سکتے ہیں کہ آگ میں گرمی نہ رہے۔ سورج مشرق کی بجائے مغرب سے نمودار ہو۔ مگر ہم کبھی اس وہم میں مبتلا نہیں ہو سکتے۔ کہ احمدیت خدا کا قائم کردہ سلسلہ نہیں۔ طوفان آتے ہیں تو آئیں۔ موجیں اٹھتی ہیں تو اٹھیں مگر سارا جہان جانے کہ احمدیت کی کشتی زیر آب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس کا ناخدا ہمارا زندہ خدا ہے۔ وہ اپنے نشان کی بارہا چمک دکھا چکا ہے۔ اور اس کی تجلیات بے حد ہیں۔ اور اس کی قدرت نمائی بے اندازہ۔ پس آج جو کچھ ہو رہا ہے۔ جو زمینی فتنے اٹھائے جا رہے ہیں۔ ان کے نتیجہ میں خدا پھر اپنی تجلی دکھائے گا۔ اور پھر اس کی قدرت نمائی ہوگی۔ تا لوگ سمجھیں کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ آخر وہی ہوگا جو ازل سے مقدر ہو چکا ہے۔ کہ حزب اللہ مخالف طاقتوں پر غالب آئے گا۔ مگر پیشتر اس کے کہ فتح کا دن آئے۔ ضرور ہے کہ ہر احمدی پورے تذلل کے ساتھ آستانہ الوہیت پر گر جائے۔ اور آہ و زاری سے اس کے عرش کو ہلا دے۔ سوچو ان مشکلات میں ہمارا کون ہے۔ کیا کوئی زمینی طاقت ہماری سپر ہوگی؟ ہرگز نہیں۔ زمینی طاقتیں تو ہمیں مٹانے کے لئے کمر بستہ ہیں۔ ہمارا صرف اور صرف خدا ہے۔ آؤ ہم دنیا سے بے نیاز ہو کر کامل عبودیت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے پیارے خدا کی مدد و نصرت کو جذب کریں۔ حالات کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالےٰ خود "فرقان" پیدا کرے۔ اپنوں اور غیروں میں امتیاز کر کے دکھائے۔ اس کا وعدہ ہے ان تتقوا اللّٰہ یجعل لکم فرقانا۔ کہ اگر تم تقوےٰ شعار ہوگے تو تمہارے اور تمہارے بدخواہوں کے درمیان آسمانی فیصلہ کیا جائے گا۔ اے احمدی مردو اور اے احمدی عورتو عہد فاروقی میں آج ایک امتحان درپیش ہے۔ دشمن چاروں طرف سے حملہ آور ہے اسے اپنی طاقت کا غرہ ہے۔ مگر ہمارا مولےٰ سب طاقتوں کا مالک ہے۔ آؤ ہم اپنے گناہوں پر استغفار کرتے ہوئے اپنی کمزوریوں کی معافی چاہتے ہوئے کامل تقوےٰ کی راہوں پر قدم ماریں۔ بدی سے بیزار ہو کر ترک کر دیں۔ اور نیکی کو دلی رغبت سے اختیار کریں۔ پھر کوچہ محبوب میں چیخ و پکار سے اس کی محبت کو اپیل کریں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۱ اگست ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

987	Masud Sb	Tabora East Africa
988	Simba	〃 〃 〃 〃
989	Almas	〃 S/o Nyembo 〃
990	Salam	〃 Tabora East 〃
991	Ali	〃 〃 〃 〃
992	Saifu	〃 〃 〃 〃
993	Majaliwa	〃 〃 〃 〃
994	Ulaya	〃 〃 〃 〃
995	Sadiki	〃 〃 〃 〃
996	Umari	〃 〃 〃 〃
997	Awni	〃 〃 〃 〃
998	Moledi	〃 〃 〃 〃
999	مہر الدین صاحب	ضلع گجرات
1000	محمد اسمٰعیل صاحب	ضلع سیالکوٹ

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا:- (۱) قریباً ڈیڑھ ماہ ہوا فٹ بال کھیلتے وقت گر کر میرے بڑے لڑکے عبد المنان کے بائیں ہاتھ کی دو ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ کٹک میں وہ زیر علاج ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد عبد الستار امیر اڑیسہ پراونشل انجمن احمدیہ کلکتہ (۲) احباب میری دینی و دنیوی مشکلات سے رہائی اور مقدمات میں کامیابی نیز بیماری سے صحت پانے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد یونس حکیم دینگو رلہ (۳) میرے ماموں صاحب قبلہ اخوند محمد اکبر خانصاحب ایچ۔ وی۔ سی شدید طور پر علیل ہیں۔ کمزوری اور نقاہت انتہائی درجہ پر پہونچ چکی ہے۔ نیز دنبل کی وجہ سے ان پر عمل جراحت کیا گیا ہے۔ احباب ان کی صحت اور شفایابی کے لئے دعا کریں۔ قاضی احمد اللہ علوی (۴) خاکسار چند دن سے بعارضہ بندش پیشاب نور ہسپتال میں بیمار ہے احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار غلام رسول ٹیلر قادیان

اعلانات نکاح - ۷ اگست نذیر احمد ولد میاں امام الدین صاحب کھوکھر کا نکاح اقبال بیگم بنت میاں اللہ دین صاحب سوداگر چوب سے بعوض مبلغ چھ صد روپیہ مہر مولوی عبد المغنی صاحب نے مسجد احمدیہ جہلم میں پڑھا۔ مرزا محمد حسین قادیان (۲) فضل محمد صاحب ولد نبی بخش صاحب سکنہ صدر پور ضلع لدھیانہ حال بیلکے تار ڈ ضلع منٹگمری کا نکاح بعوض مبلغ ۲ ہزار روپیہ مہر مسماۃ رحمت بی بی دختر چوہدری فرید بخش صاحب چک $\frac{۳۹}{۱۲}$ ضلع منٹگمری سے پڑھا گیا۔ احباب دعا کریں یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت ہو۔ خاکسار سید محمد علی

آج خدا کے مقرب بننے کا رستہ قریب کر دیا گیا ہے ازلفت الجنۃ للمتقین اسی زمانہ کے لئے ہے مصائب کو دیکھ کر مت گھبرائیں۔ اور مشکلات تمہارے صبر شکن نہ ہوں۔ خدا کی تقدیر پر راضی رہو کیونکہ اس کے پانے کا یہی راستہ ہے۔ اور اس کو پالینا اصل کامیابی ہے۔ اور یہی انسانی زندگی کا مدعا ہے۔ خاکسار ابو العطاء

248

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۷ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک نہایت اہم اعلان

ہم حکومت سے فیصلہ کرائیں گے۔ کہ کیا خطبۂ جمعہ پر بھی دفعہ ۱۴۴ عائد ہوتی ہے؟

قادیان ۱۳ اگست۔ آج جس وقت حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف لائے۔ تو حضور نے ممبر پر کھڑے ہوکر سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حسب ذیل اعلان فرمایا:۔

میں خطبہ کے لئے تیاری کرکے آرہا تھا۔ کہ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے پیغام بھیجا۔ کہ میں ایک ضروری امر کے متعلق کچھ بات کرنی چاہتا ہوں۔ میں جب باہر آیا۔ تو خانصاحب نے بتایا۔ کہ مجھے مجسٹریٹ علاقہ نے ابھی بلوایا تھا۔ اور جب میں گیا۔ تو کہا۔ کہ آج آپ کا جمعہ ہوگا؟ اس میں کس کس کی تقریریں ہونگی۔ میرے جواب دینے پر کہ ہمارے ہاں تو خطبہ ہی ہوتا ہے اور وہ حضرت صاحب پڑھاتے ہیں۔ فرمایا۔ کہ میں یہاں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر چکا ہوں۔ اور اس کے ماتحت جمعہ کا اجتماع بھی آتا ہے۔ مگر میں اس کی اجازت دے دیتا ہوں۔ بشرطیکہ خالص مذہبی مضمون ہو میرے کہنے پر کہ ڈی۔ سی صاحب نے حضرت صاحب سے خواہش کی تھی۔ کہ لوگوں کو پُرامن رہنے کی تلقین کردیں۔ اور حضرت صاحب نے وعدہ کیا تھا۔ کہ میں اس جمعہ پر ایسا کرنے کا پہلے ہی ارادہ رکھتا ہوں کہا۔ کہ اچھا۔ میں اس کی اجازت دیتا ہوں۔ مگر اس کے سوا مرتدین کے متعلق اور کچھ نہ کہیں۔ خانصاحب کہتے ہیں۔ کہ میں نے مجسٹریٹ صاحب سے کہدیا۔ کہ میں یہ پیغام پہونچا دونگا

اس پیغام سے ظاہر ہے۔ کہ مجسٹریٹ صاحب کے نزدیک مسلمانوں کی عبادت بھی گورنمنٹ کے قانون کے ماتحت ہے لیکن چونکہ ہمارا دین ایک خدا کا دین ہے۔ گورنمنٹ کا نہیں اس لئے میں خطبہ گورنمنٹ کی اجازت کے ماتحت پڑھنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اس لئے آج میں صرف سورۂ فاتحہ کی تلاوت پر ہی کفایت کرتا ہوں۔ اور ۱۴۴ کے نفاذ تک قانون کا احترام کرتے ہوئے عربی خطبہ پر ہی کفایت کیا کروں گا۔ یہاں تک کہ گورنمنٹ کے ساتھ کوئی فیصلہ ہوجائے۔

ہاں چونکہ مجھ سے ڈپٹی کمشنر صاحب نے خواہش کی تھی۔ کہ میں امن کے قیام کے متعلق اپنے خیالات اچھی طرح جماعت پر واضح کردوں۔ تاکہ لوگوں میں خلافِ آئین جوش پیدا نہ ہو۔ میں اس بارہ میں وعدہ پورا کرنے کے لئے اتنا کہدیتا ہوں۔ کہ جیسا کہ میں اس سے پہلے اتوار کے دن اعلان کرچکا ہوں۔ اگر کسی احمدی نے کوئی چھوٹا یا بڑا فساد کیا۔ تو میں اسے کلّی طور پر اور فوراً جماعت سے خارج کردوں گا۔ بعد میں کوئی یہ نہ کہے۔ کہ مجھے اطلاع نہ ہوئی تھی۔ یا یہ کہ جو پہلا اعلان ہوا تھا۔ امورعامہ نے شائد اپنے پاس سے بنا لیا ہو۔ اب میں نے اپنی زبان سے آپ لوگوں تک یہ بات پہونچا دی ہے۔ اور اب آپ کا اختیار ہے۔ کہ عمل کرکے جماعت میں رہیں۔ یا اس کو رد کرکے جماعت سے نکل جائیں۔ کیا آپ لوگوں نے یہ بات سُن لی ہے؟ (سب نے بآوازِ بلند عرض کیا کہ سُن لی ہے)

پس میں اس بات پر خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ اور ۱۴۴ کے نفاذ تک خطبہ میں صرف عربی آیات پر کفایت کروں گا۔ جبتک کہ گورنمنٹ کے ساتھ کوئی فیصلہ نہ ہوجائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی لئے خدا تعالیٰ نے آپ کو بھی سخن فہمی اور سخن گوئی کا نہائت عمدہ ملکہ عطا فرمایا تھا چنانچہ مولانا شبلی اپنی مشہور کتاب الفاروق میں لکھتے ہیں:۔

"شعر و شاعری کا مذاق ایسا عمدہ رکھتے تھے۔ کہ ان کی تاریخ زندگی میں یہ واقعہ متروک نہیں ہوسکتا۔ عرب کے اکثر مشہور شعرا کا کلام کثرت سے یاد تھا۔ اور تمام شعرا کے کلام پر ان کی خاص خاص رائیں تھیں۔ اہل ادب کو عموماً تسلیم ہے۔ کہ ان کے زمانے میں ان سے بڑھ کر کوئی شعر پرکھنے والا نہ تھا۔"

(الفاروق صفحہ ۲۶۰)

پھر کتاب العمدہ مصنفہ علامہ ابن رشیق کے حوالہ سے فرماتے ہیں۔ "وکان من انقد اھل زمانہٖ للشعر وانفذھم فیہ معرفۃً۔ یعنے حضرت عمرؓ اپنے زمانہ میں سب سے بڑھ کر شعر کے نقاد اور سخن فہم تھے۔"

جاحظ کی کتاب البیان والتبیین کے حوالہ سے لکھا ہے۔

"کان عمر بن الخطاب اعلم الناس بالشعر یعنے عمر ابن الخطاب اپنے زمانہ میں سب سے بڑھ کر شعر کے شناسا تھے۔" (صفحہ ۲۶۰)

حضرت عمرؓ نے اس ذوق کو اپنی ذات تک ہی محدود نہیں رکھا۔ بلکہ عاملین اور والیانِ صوبجات کو تاکیدی احکام نافذ فرمائے۔ کہ شاعری کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ چنانچہ ابو موسیٰ اشعری کو لکھ بھیجا۔ "مُرْ من قبلك يتعلم الشعر" (الفاروق صفحہ ۲۶۲) یعنی اپنے اردگرد کے لوگوں کو حکم دو۔ کہ وہ شعر و شاعری سیکھیں۔ اور اس ملکہ کو اپنے اندر پیدا کریں۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ حکم صرف ان تجربہ کار اور عمر رسیدہ لوگوں کے لئے ہے۔ جو حضرت ابو موسےٰ اشعری کے ماحول میں تھے۔ اس شبہ کا ازالہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک اور فرمان سے ہوسکتا ہے۔ جو آپ نے تمام اضلاع میں بایں الفاظ بھیجا کہ "علموا اولادکم العوم والفروسیۃ وارووھم ما سار من المثل وحسن الشعر" (الفاروق صفحہ ۲۶۲) یعنے اپنے بچوں کو تیرنا اور شاہ سواری سکھاؤ۔ اور ان کے پاس عمدہ ضرب المثلیں اور اچھے شعر بیان کیا کرو۔ گویا بچوں کی تعلیم و تربیت کے نصاب کا ایک اہم جزو عمدہ شاعری کو مقرر فرمایا۔ اور اس کے لئے تاکیدی احکامات نافذ فرمائے۔

یہاں یہ امر خاص توجہ پر قابل توجہ ہے۔ کہ شعر و سخن کی تعلیم سے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا۔ کہ نونہالانِ قوم کو ایسی شاعری کی طرف راغب کیا جائے۔ جس سے ناامیدی پست حوصلگی اور مایوسی کے جذبات پیدا ہوں۔ بلکہ اس کی بجائے آپ کا مقصد اس صنف سے تھا جس میں امید، حوصلہ۔ بلند ہمتی۔ دلیری اور شجاعت کے جذبات کو اپیل کیا گیا ہو۔ چنانچہ مولانا شبلی لکھتے ہیں۔

"چونکہ طبعی ذوق رکھتے تھے سینکڑوں ہزاروں شعر یاد تھے۔ علما ر ادب کا بیان ہے۔ کہ ان کے حفظ اشعار کا یہ حال تھا۔ کہ جب کوئی معاملہ فیصلہ کرتے تو ضرور کوئی شعر پڑھتے۔ جس قسم کے اشعار وہ پسند کرتے تھے۔ وہ صرف وہ تھے جن میں خودداری۔ آزادی شرافت نفس۔ حمیت و غیرت کے مضامین ہوتے تھے۔" (الفاروق صفحہ ۲۶۲)

۔(۴)۔

سیدنا فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بھی بفضلہٖ تعالیٰ نہ صرف خود اعلےٰ پایہ کے شاعر ہیں۔ بلکہ حضور نے جماعت کو بھی اکثر اس امر کی تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ حضور کا ارشاد ہے۔

"میں بھی نظم کو بہت پسند کرتا ہوں۔ اور خود شاعر ہوں۔ ...... اور مجھے رویا میں بتایا گیا ہے۔ کہ قوم کی زندگی کی علامتوں میں سے ایک علامت شعر گوئی بھی ہے۔ اور میں اپنی جماعت کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ تم شعر کہا کرو۔ یہی وجہ ہے کہ سالانہ جلسہ پر نظمیں پڑھنے کے لئے بھی وقت رکھا جاتا ہے۔ تو میں نظم کو پسند کرتا ہوں۔ شعر کہتا رہا ہوں اور رویا میں مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ اپنی جماعت سے لوگوں کو شعر کہنے کی تحریک کروں۔"

(تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ مطبوعہ اخبار الفضل ۱۳ جون ۱۹۱۹ء)

اس امر کے متعلق کہ حضرت سیدنا فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ کے ذوقِ سخن کا رجحان و میلان کس طرف ہے۔ اپنی طرف سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ حضرت اقدس خود فرماتے ہیں:۔

"ہمارے ہاں اردو کی تعلیم میں جو شاعری کا حصہ رکھا گیا ہے۔ وہ اخلاق پر نہائت برا اثر ڈالتا ہے۔ کیونکہ اس سے دلوں میں مایوسی پیدا ہوتی ہے اور ہمتیں مردہ ہوجاتی ہیں۔ ...... ہماری شاعری یہ سکھاتی ہے۔ کہ اگر کوئی بد تحریک کرے تو اسے ضرور قبول کرو۔ کیونکہ یہ وفا ہے۔ اور اگر بد تحریک قبول نہیں کروگے۔ تو بے وفا بن جاؤگے۔ یہ حصہ بھی قابلِ اصلاح ہے۔ اور اس کو دور کرنا چاہیئے۔ لیکن ایک بہت بڑا نقص ہماری شاعری میں یہ ہے۔ کہ وہ مایوسی پیدا کرتی ہے۔ اور یہ بتاتی ہے۔ کہ جس سے تم محبت کرتے ہو۔ وہ ظالم ہے۔ اور تم مظلوم اور اب تمہارا یہی کام ہے۔ کہ اس کے ظلم و ستم کو برداشت کرتے جاؤ۔ اور کامیابی کی کوئی امید نہ رکھو۔"

(تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بموقعہ مجلس مشاورت ۲۸ مارچ ۱۹۳۷ء)

ناظرین کرام! حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا فضل عمر ایدہ اللہ کی مقدس طبائع کا ایک پہلو آپ کے سامنے ہے۔ غور کریں اور دیکھیں کہ کیا ہر دو خلفائے کرام کی طبیعتوں میں اتنی مطابقت اور اس قدر مشابہت بجز الٰہی تصرف کے ہوسکتی ہے؟ کیا اس سے صاف ظاہر نہیں کہ خدا کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ذوق سلیم اور حضور کے جذبات کا وہی رجحان ہے۔ جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے جانشین خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تھا۔

۔۵۔

اس ضمن میں مَیں سلسلہ کے اہلِ سخن حضرات سے بھی اپیل کرنی چاہتا ہوں۔ کہ وہ اس ملکہ کا موزوں اور برمحل استعمال کرکے حضرت اقدس کی تلقین کی تعمیل کریں۔ اور جماعت میں شاعری کا صحیح مذاق پیدا کرنے میں کوشاں ہوں۔ یہ چیز ایسی نہیں۔ جس کی طرف سے تغافل برتا جائے۔ اس سے قوم کی تاریخ میں عظیم الشان انقلاب پیدا کیا جاسکتا ہے۔ ہاں یہ ضروری ہے۔ کہ شاعری محض تعشق۔ الم و حزن پست ہمتی۔ اور مایوسی پر مشتمل نہ ہو۔ بلکہ اس کی بجائے دلیری، شجاعت۔ بلند حوصلگی اور رجائیت کے جذبات کی تخلیق میں ممد و معاون ہو۔

خاکسار خلیل احمد ناصر بی۔ اے رکن مجلس انصار سلطان القلم قادیان

انجمن انصار خلافت کے ممبر بننے والوں کو اطلاع

دراصل ہر مبائع احمدی انجمن انصار خلافت کا ممبر ہے۔ لیکن عملاً اور تنظیماً انہی دوستوں کے نام اس انجمن کے رجسٹر میں درج ہوں گے۔ جو کم از کم ایک آنہ چندہ داخلہ ارسال فرمائیں گے۔ یہ چندہ صرف ایک مرتبہ ادا کرنا ضروری ہے۔ ہاں جو دوست مزید رقم عنائت فرمائیں گے۔ وہ شکریہ سے قبول کی ہوگی جو دوست طوعی طور پر ماہوار چندہ اپنے ذمہ لے رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی قربانی کا بہتر اجر دے۔ احباب جماعت کو اس سلسلہ میں پوری تندہی سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ جملہ رقوم اشتہارات اور ٹریکٹوں کی لاگت پر خرچ ہونگی زیادہ بہتر ہے کہ اس سلسلہ میں سب چندہ دفتر محاسب کی معرفت بھیجا جائے۔

سکرٹری انجمن انصار خلافت قادیان

247
Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برگزیدہ اولاد

غیر مبایعین - اور ان کے نئے ساتھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک اولاد کے متعلق جو گند اچھال رہے - اور طرح طرح کے بہتانات لگا رہے ہیں۔ وُہ احباب سے مخفی نہیں - اللہ تعالےٰ کا یہ قدیم سے دستور ہے - کہ اس کے نیک اور برگزیدہ انسانوں کو طرح طرح کی مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے - اور قسم قسم کے مصائب کا سامنا ہوتا ہے - مخالفین ان پر بہتانات باندھتے اور ہر طرح ان کی مخالفت پر کمربستہ ہوتے ہیں پس آج اگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کے متعلق یہی گندہ طریق اختیار کیا گیا ہے - تو یہ کوئی نئی بات نہیں - مگر یہ ناپاک شغل اختیار کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہیئے - یہ وہ اولاد ہے جس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے اپنے پاک مسیح کو متعدد خوشخبریاں دیں - جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے بشارت پا کر بارہا اعلان کیا کہ یہ میری اولاد خدا کی عطا ہے - اور اس نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے - کہ یہ نیک اور متقی ہوگی - جیسا کہ فرمایا ؎

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی
فسبحٰن الذی اخزی الاعادی

پھر یہ وُہ اولاد ہے - جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں دُعائیں کیں - کہ اے خدا میری اولاد کو نیکی اور تقوے پر قائم رکھنا جیسا کہ فرمایا :- ؎

مرے مولا مری یہ اک دُعا ہے
تیری درگاہ میں عجز و بکا ہے
وُہ دے مجھکو جو اس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے
میری اولاد جو تیری عطا ہے -
ہر اک کو دیکھ لوں وُہ پارسا ہے -
تیری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وُہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے
نجات ان کو عطا کر گندگی سے
برات ان کو عطا کر بندگی سے
رہیں خوشحال اور فرخندگی سے
بچانا اے خدا بد زندگی سے
وہ ہوں میری طرح دیں کے منادی
فسبحٰن الذی اخزی الاعادی

پھر یہ وُہ پاک اولاد ہے جس کے متعلق خدا کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا - یہ میری اولاد اللہ تعالےٰ کی بشارات کے ماتحت پیدا ہوئی ہے اور خدا نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ ینقطع من اٰبائک و یبدء منک کہ اب تیرے باپ دادا کی نسل منقطع ہو کر تجھ سے یہ سلسلہ چلیگا - اور میری یہ اولاد وُہ ہے - کہ میرے بعد اس پر سلسلہ کی بنیاد ہے - گویا یہ مسیح پاک کی دعاؤں اور آپ کی تضرعات کی قبولیت تھی - کہ خدا نے حضور کے ذریعہ ان باتوں کا اعلان کرایا - چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں :- ؎

مری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہُوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسلِ سیدہ ہے
یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحٰن الذی اخزی الاعادی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دعاؤں اور بشارات سے احباب اندازہ لگا سکتے ہیں - کہ حضور کی اولاد کا کیا عظیم الشان مرتبہ ہے - اور اس کے متعلق اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ ہے - کہ وُہ پاک ہے اور سلسلہ کی اس پر بنیاد ہے پس ایسی کھلی کھلی بشارات کے ہوتے ہُوئے پھر اگر کوئی بکواس کرتا ہے - اور اپنے بغض وحسد کا مظاہرہ کرتے ہُوئے طرح طرح کے الزامات لگاتا ہے - تو سوائے اس کے کہ اسکی فطرت کا ماتم کیا جائے - اور کیا چارہ کار ہے۔ ملک محمد عبد اللہ مبلغ سلسلہ احمدیہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ کا ذوق شعری

—— (۱) ——

شعر و شاعری کا ملکہ قدرت کی عنایات میں سے ایک گرانبہا عطیہ ہے - یہ وُہ لطیف شے ہے - جس کو اگر بمقتضائے فطرت کام میں لایا جائے - تو اس سے بیش بہا فوائد اور منافع حاصل ہوتے ہیں - کونسا انسان ہے - جو شعر کی تاثیر کا انکار کرسکے - لطیف ترین جذبات - اور نازک سے نازک احساسات کے اظہار کا اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں جوش و افسردگی - حُزن و انبساط - بیم و رجا - غرض انسانی زندگی کے ہر پہلو میں سامع پر شعر سے کم و بیش ضرور اثر ہوتا ہے - واقعاتِ ماضیہ شاہد ہیں کہ شاعری نے اقوامِ عالم کی تاریخ پر عظیم الشان اثر ڈالا ہے - افراد کے کیریکٹر کی تعمیر و تخریب پر اس کا اثر مسلّم ہے - سولن کے اشعار ہی تھے - جنہوں نے ایک زمانہ میں مُردہ دل اہلِ ایتھنز کے جذباتِ خفتہ کو اس قدر بیدار کر دیا - کہ انہوں نے اپنے وُہ مقبوضات جو ہمسایہ حکومتیں ان کی پست ہمتی کی وجہ سے چھین چکی تھیں، تھوڑی ہی مدت میں واپس لے لئے لارڈ بائرن کی مشہور نظم "چائلڈ ہیرلڈز پلگریمیج" نے جس میں یونان کو ترکوں سے آزاد کرانے پر برانگیختہ کیا گیا تھا، سارے یورپ میں آگ لگا دی - یہاں تک کہ فرانس، اٹلی، آسٹریا روس، اور انگلستان کے متفقہ بیڑے نے یونان کی حمایت کر کے آخر کار اس کو ترکوں سے آزادی دلادی - زمانۂ جاہلیت میں شعرائے عرب کی ایک ایک نظم نے بیسیوں سالوں تک آتشِ جنگ کو شعلہ بار رکھا - پس شاعری وُہ چیز ہے جو انسانی قلوب پر اثر انداز ہوتی ہے یہی وجہ ہے - کہ مصلحین جب قوم کو بیدار کرنا - اور اس میں جذباتِ حمیت و غیرت دلیری و شجاعت پیدا کرنا چاہتے ہیں - تو اس طرف خاص توجہ کرتے ہیں اور اس سے خاص طور پر کام لیتے ہیں - کسی نے شاعر کی تعریف میں کہا ہے ؎

محفلِ نظمِ حکومت چہرۂ زیبائے قوم
شاعرِ رنگیں بیاں ہے دیدۂ بینائے قوم

—— (۲) ——

ہمارا ایمان ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام - رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز ہیں - اور حضور نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل متابعت اور پیروی سے یہ فیض حاصل کیا ہے - اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام - رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مظہر ہیں - اس لحاظ سے حضرت اقدس کے خلفاء کرام کو بھی خلفائے راشدین سے مماثلت حاصل ہے - بالخصوص حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے عہد مبارک کی ترقیات و فتوحات - حضور کی معاملہ فہمی سیاست دانی - دُور بینی - انتظامِ جماعت اور طریق عمل - جمیع امور سے صاف طور پر عیاں ہے - کہ حضرت امیر المومنین کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے واضح مشابہت ہے - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو **فضلِ عمر** کے مبارک نام سے ملقب فرمایا گیا ہے - ذیل میں سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کی مماثلت کا ایک اور پہلو پیش کیا جاتا ہے :-

—— (۳) ——

حضرت عمر رضی اللہ عنہ دُنیا کے اُن معدُودے چند افراد میں سے ہیں - جنکی نکتہ رسی اور معاملہ فہمی - عدیم النظیر ہے ایسے لوگ قوم کے معیار کو بلند کرنے کے لئے ہر پہلو کی طرف نگاہ رکھتے ہیں - اور ہر وُہ طریق جس سے من حیث القوم فوائد حاصل ہوں استعمال کرنے میں ساعی ہوتے ہیں آپ اس امر کو اچھی طرح سے جانتے تھے - کہ ذوق شعر و سخن کا صحیح اور برمحل استعمال قومی ترقی و فلاح کا ایک ایسا اہم ذریعہ ہے جس سے غفلت نہیں برتی جاسکتی -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدرت ثانیہ

باغ میں ملت کے ہے کوئی گلِ رعنا کھلا
آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار

انبیاء علیہم السلام بتقاضائے بشریت فوت ہو جاتے ہیں۔ مگر ان اللہ حیٌّ لایموت۔ اللہ تعالےٰ کا پوشیدہ ہاتھ نبی کی وفات کے بعد بھی اس پودہ کی نشو ونما کرتا ہے جس کا بیج اس نے نبی کے ذریعہ بویا۔ نبی کلمہ طیبہ کا بیج بوتا ہے مگر مخالفین اس کو پاؤں کے نیچے مسل کر نیست و نابود کرنا چاہتے۔ بلکہ بیج لگانے والے کی جان پر حملہ کرتے اور چاہتے ہیں۔ کہ بیج بونے سے قبل ہی بیج لگانے والے کا خاتمہ کر دیں۔ مگر اللہ تعالےٰ کے فرشتے ہاں اس کی قدرت نمائی کے مظہر فرشتے اس کے محافظ بن کر خدا کے بہادر سپاہی کے گرد گھیرا ڈال لیتے اور اعلان کرتے ہیں کہ ان اللہ یعصمہ من الناس۔ ہر تیر جو اندھی دنیا خدا کے جری پر پھینکتی ہے۔ آسمانی فوج کے سپاہی اسی کو لوٹا کر حملہ آور کے مونہہ پر مارتے ہیں۔ خدا کا نبی محفوظ رہتا ہے۔ اور ایک شجرۂ مبارکہ کا بیج بوتے اس کو سیراب کرنے اور اسکو پھلدار بنانے کا نظارہ دکھانے میں کامیاب ہو جاتا ہے:۔

یہ خدا کی قدرت نمائی کا ایک نشان ہوتا ہے۔ چمکتا ہوا نشان۔ پھر جب نبی وفات پاتا ہے تو مخالف ہنسی اور ٹھٹھا کرتے اور طعنہ دیتے ہیں۔ کہ پیشگوئی تو یہ تھی۔ کہ یہ چھوٹا سا پودہ ایک اتنا بڑا درخت بن جائیگا کہ تمام اقوام عالم اس کے نیچے بسیرا کریں گی .... مگر ایک کمزور کونپل کو چھوڑ کر مدعی اس جہان سے رخصت ہو گیا۔ مگر نادان معترض نہیں جانتا کہ نبی نہیں بلکہ اس کے پیچھے ایک اور ہاتھ تھا۔ جس نے اس پودہ کو بڑھانے اور ایسا شجر بنانے کا تہیہ کیا ہے۔ جس کی شاخیں آسمان کی انتہائی بلندیوں تک پہونچنے والی ہیں۔ اور یہ کام انسان کا نہیں بلکہ زمین و آسمان کے خالق کا ہے جس طرح ابتداء میں اس شجرہ کا بیج اس کی قدرت نمائی کے مظہر فرشتوں کے پہرہ میں لگایا گیا۔ اب اس کی نشو ونما بھی اسی کی قدرت سے ہو گی۔ اور ہو کر رہے گی۔ کیونکہ ؎

جس بات کو کہے کہ کرونگا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

سو دوبارہ اس کی قدرت جلوہ دکھاتی ہے۔ پہلے نبی کے وقت میں اور پھر اس کے خلفاء کی معرفت۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خلفاء کو خدا کی قدرت ثانیہ کا مظہر قرار دیا ہے۔ اور "قدرت" کے لفظ میں یہ پیشگوئی مضمر ہے۔ کہ جب خلفاء اور ان کی عزیز اور کمزور جماعت اس پودہ کی نشو ونما میں اپنی طاقتوں کو صرف کر رہے ہوں گے۔ تو اس تکمیلِ عمارتِ دین میں رخنہ اندازی کے طور پر فتنہ کے بعد فتنہ اٹھے گا۔ اور معاندین اس عمارت کو گرانے میں پوری کوشش سے حملہ آور ہوں گے قدرت کے اظہار کا بھی موقعہ ہوتا ہے جب بالمقابل فتنوں کا مظاہرہ اور مشکلات کا سامنا ہو۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا اپنا رویا ہے۔ جو آپ نے حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وقت میں دیکھا۔ فرمایا میں اور میرے ساتھی ایک دشوار گزار رستہ پر جا رہے ہیں۔ اور سامنے سے دائیں اور بائیں طرف ڈراؤنی صورتوں والے سر اور ہاتھ بار بار نظر آتے ہیں۔ جس پر میں اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا ہوں۔ کہ تم ان کی طرف مت دیکھو۔ بلکہ یہ دعا پڑھتے ہوئے بڑھتے چلے آؤ "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ"۔ چنانچہ جونہی ہم یہ دعا پڑھتے ہیں۔ وہ ڈراؤنی شکلیں غائب ہو جاتی ہیں۔

جتنی زیادہ کامیابی اور فتح حاصل ہونا مقدر ہو۔ اسی قدر زیادہ فتنے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور جس پیارے وجود کے لئے خود اللہ تعالےٰ نے یہ الفاظ استعمال فرمائے ہوں کہ کان اللہ نزل من السماء۔ یعنے اس کے ظہور کے ساتھ خدا تعالےٰ کے کامل جلوے کا نظارہ ہوگا۔ سمجھا جا سکتا ہے کہ اس کے مقابلہ میں مخالف اس آخری جنگ میں ہاتھ پاؤں مارنے کے لئے کس قدر خطرناک تگ و دو کریگا سو معلوم ہوتا ہے۔ کہ آئندہ فتنے گزشتہ فتنوں سے بہت زیادہ خطرناک ہوں گے۔ اللھم ثبت قلوبنا علیٰ دینک القویم۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب

خدا تعالےٰ کا مقدس فرستادہ فرما گیا ہے ؎

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

سو خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ایسا ہی مقدر ہے۔ کہ محمدی یوسف خدا تعالےٰ کے حسن و جمال کا عظیم الشان مظہر ہو۔ اس کے ذریعہ حق ترقی کرے قومیں اس سے برکت پائیں۔ اور اسلام کو فتح عظیم حاصل ہو۔ مگر درمیانی عرصہ میں بطور مماثلت ضروری تھا۔ کہ اسی قسم کی بدظنیاں کی جائیں۔ جو پہلے یوسف کے متعلق کی گئیں تھیں۔

مگر مبارک ہیں وہ جو خدا کے فضل اور رحم کے سایہ تلے ہاں خدا کی محبت کے ہاتھ کے نیچے ہو کر محمود کی معیت میں اس انجام تک پہنچیں گے جبکہ اس دل لبھانے والے چاند کی روشنی کو تمام دنیا دیکھے گی۔ تب حاسد شرمندہ اور ذلیل ہوں گے اور خطاؤں کا اقرار کریں گے:۔

خاکسار۔ بدر الدین احمد رکن انصار سلطان القلم از کراچی

کلکتہ میں تبلیغ احمدیت

الحمد للہ حسب دستور انفرادی تبلیغ جاری ہے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ غیر احمدی حضرات زیر تبلیغ ہیں۔ ماہ جولائی میں ایک عام جلسہ بھی منومنٹ میدان میں کیا گیا۔ مولوی علی محمد صاحب اجمیری نے ہستی باری تعالےٰ پر تقریر کی۔ مولوی دولت احمد صاحب وکیل نے بنگلہ میں تقریر کی مجمع تقریباً دو سو افراد سے زیادہ ہی ہوگا۔ مولوی صاحب نے ہستی باری تعالےٰ کے بیان میں ثبوت کے طور پر مامورین الٰہی کو بھی پیش کیا۔ ان سے بھی خدا تعالےٰ کا پتہ لگتا ہے۔ جو ہر زمانہ میں اسی غرض سے آتے رہے۔ ایک سورتی تاجر صاحب جو زیر تبلیغ ہیں پوری تقریر سننے کے بعد کہنے لگے۔ کہ آخر آپ نے اپنا مقصد بیان کر ہی دیا۔ غرض اس سلسلہ تقاریر سے پبلک ہماری طرف متوجہ ہو رہی ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مولوی صاحب معہ مولوی دولت احمد خان صاحب وکیل جاپانی قونسل مقیم کلکتہ سے ملے سلسلہ کی تاریخ اس کے اغراض و مقاصد تبلیغی سرگرمیاں تعلیم گاہیں۔ اخبارات مشنوں کے حالات سنائے۔ اور چند انگریزی کتابیں از طرف نظارت امور خارجہ پیش کی گئیں قونسل جنرل صاحب نے سوالات کئے۔ جن کے جوابات دیئے گئے۔ انفرادی طور پر بہت سے معززین سے ملکر ان کے گھروں یا دفتروں میں تبلیغ کی گئی۔ اور بعض کو لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ علاوہ ازیں سیدنا

249

خلفا کبھی معزول نہیں کئے جاسکتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انبیاء علیہم السّلام کی جماعتوں کے لئے سلسلہ خلافت اسی قدر ضروری ہے جس قدر کہ ان کے سلسلہ کے لئے خود ان کا وجود انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ اور ان کی جماعت کبھی قائم ہی نہیں رہ سکتی۔ جب تک کہ سلسلہ خلافت ان میں موجود نہ ہو سلسلہ خلافت کی ضرورت اسی قدر واضح اور ضروری ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کے متعلق فرمایا۔ کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلك نبی خلفہ نبی کہ بنی اسرائیل میں خلفاء کا سلسلہ اللہ تعالےٰ نے ضرور بالضرور قائم کیا تھا۔ اور خلافت اس قدر ضروری سمجھی گئی۔ کہ اللہ تعالےٰ خلافت کے لئے انبیاء کو مقرر کرتا تھا۔ اور کوئی زمانہ ایسا نہیں گذرا کہ اس میں بنی اسرائیل کا کوئی خلیفہ موجود نہ ہو۔ بلکہ ان کے اندر یہ سلسلہ خلافت ہمیشہ جاری رہا۔

مثیلِ موسیٰ اور وعدہ خلافت

جب کہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ قرار دیا ہے۔ تو ضروری تھا کہ حضور علیہ السلام کی امت میں بھی اسی طرح خلفاء ہوا کرتے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل مماثلت بتانے کیلئے آپ کی امت کے متعلق فرمایا۔

"وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم الاٰیۃ (سورہ نور ع ۷ پ ۱۸) جس سے قطعی طور پر یہ ثابت ہے۔ کہ آپ کی امت میں بھی سلسلہ خلافت جاری رہیگا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتلا دیا۔ کہ جس طرح پہلے زمانہ میں خدا تعالےٰ ہی خلفاء بنایا کرتا تھا۔ اسی طرح اب بھی خلفاء خدا تعالےٰ خود ہی بنایا کرے گا۔ اور وہ خلفاء وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم کے ماتحت ایماندار اور اعمال صالحہ بجا لانے والے ہونگے۔ وہ اللہ تعالےٰ کی نظروں میں محبوب ہونگے۔ اور ان کا انتخاب اللہ تعالےٰ کرے گا۔

خلیفہ کا انتخاب

اب ظاہر ہے کہ جس شخص کا خلافت کیلئے اللہ تعالےٰ انتخاب کرے وہ کیسا مقدس اور مطہر انسان ہوگا۔ اور اللہ تعالےٰ کا انتخاب کیا تم سمجھ سکتے ہو کبھی غلط ہو سکتا ہے۔ کیا اللہ تعالےٰ کسی ایسے شخص کا انتخاب کر سکتا ہے جو اس کا اہل نہ ہو۔ یا بعد میں جاکر اس کی جماعت کیلئے تباہی اور بربادی کے سامان پیدا کردے اور وہ بجائے اس کے کہ اس کی جماعت کو ترقی دے اسے تنزل کی طرف لیجائے۔ کیا اللہ تعالےٰ عالم الغیب نہیں۔ کیا اسے یہ معلوم نہ تھا۔ کہ یہ شخص بعد میں جاکر خراب ہو جائیگا اس لئے ایسے شخص کو خلافت کیلئے منتخب کیا جائے جو ہر طرح سے ایماندار اور اعمال صالحہ بجالانے والا ہو۔ پس آج شیخ مصری صاحب کا یہ کہنا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خلافت کے قابل نہیں رہے۔ بالکل غلط اور قرآن شریف کے صریح خلاف ہے کیونکہ قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ خلفا کا انتخاب اللہ تعالےٰ خود کرتا ہے اور خلفا وہ ہوتے ہیں جو ایمان رکھنے والے اور اعمال صالحہ کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور خلافت کی خلعت ان لوگوں کو پہنائی جاتی ہے۔ جو من کل الوجوہ نیک اور پاک ہوں

کیا خلیفہ جماعت بناتی ہے

ممکن ہے شیخ مصری صاحب کا یہ خیال ہو کہ چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا انتخاب ۱۹۱۴ء میں جماعت نے کیا تھا۔ اس لئے آپ اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ خلیفہ نہیں آپ تو جماعت کے مقرر کردہ خلیفہ ہیں اس لئے آپ کے متعلق یہ حکم کس طرح ہو سکتا ہے لیکن اگر یہ بات وہ باوجود دعوی علم پیش کریں تو اس سے زیادہ غلط بات اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ مگر میرے خیال میں درحقیقت ان کا یہی خیال ہے کہ آپ اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ خلیفہ نہیں۔ اسی لئے وہ معزولی خلیفہ کے متعلق اعلان کرا رہے ہیں لیکن اگر انہیں قرآن شریف پر تدبر کرنے کا موقعہ ملتا تو وہ کبھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خلافت کو جماعت کی دی ہوئی خلافت خیال نہ کرتے کیا انہیں معلوم نہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک جماعت نے ہی منتخب کیا تھا۔ پھر کیا وہ اس آیت استخلاف کے ماتحت اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ خلیفہ تھے یا نہیں؟ اسی طرح باقی خلفاء ثلاثہ کیا لوگوں کے مقرر کردہ خلیفے تھے یا اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ خلیفے اور اسی آیت استخلاف کے ماتحت خلیفے تھے پس اگرچہ وہ سب جماعت کی طرف سے منتخب کردہ تھے مگر تمام اہل سنت والجماعت انہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے مقرر کردہ خلفا اور اسی آیت استخلاف کے ماتحت ان کی خلافت کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور یہی آیت انکی حقیقت کیلئے منکرین خلافت کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ پھر شیخ مصری صاحب بتلائیں کہ ان کا یہ خیال کہاں تک صحیح قرار دیا جاسکتا ہے۔

خلیفہ معزول نہیں کیا جاسکتا

پس جب خلفاء اللہ تعالےٰ ہی مقرر کرتا ہے۔ اور حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہی مقرر کردہ تھے۔ تو کون ہے جو کسی خلیفہ کو معزول کر سکے۔ جب خلیفہ اللہ تعالےٰ ہی بناتا ہے۔ تو کسی انسان کو اختیار ہی کیا ہے۔ کہ وہ کہے۔ خلیفہ معزول کیا جاسکتا ہے جب خلافت عطا کرنا اللہ تعالےٰ کا فعل ہے تو وہی اگر واپس لینا چاہے یا کسی اور کو موقعہ دینا چاہے۔ تو واپس لے سکتا ہے۔ مگر اس کا انتخاب ایسا نہیں کہ وہ ایسے شخص کو لاعلمی سے (نعوذ باللہ) منتخب کرلے۔ جسے بعد میں معزول کرنے کی ضرورت پیش آئے اور یہی وجہ ہے۔ کہ جب ایک شخص خلیفہ بنایا جاتا ہے۔ تو اسے خلافت سے معزول نہیں کیا جاسکتا۔

امریکن پروفیسر کا اعلان

سوزاک کو بیس دن میں جڑ سے کھو دوں گا۔

اس پروفیسر نے آٹھ سال تک مسلسل سوزاک کو جڑ سے کھو دینے کا تجربہ کرنے کے بعد بہت بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ اور آج دنیا میں اس حیرت انگیز ایجاد کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ کہ جس مریض کو متفقہ طور پر لاعلاج کہا جاتا ہے۔ آج بیس روز میں روتے ہوئے مریض ہنس رہے ہیں۔ اور سوزاک جیسی خبیث بیماری سے نجات پا رہے ہیں بالمولن سوزاک کی دوا سے مریض پہلی ہی خوراک میں آرام محسوس کرتا ہے۔ بیس دن میں بالکل تندرست ہوکر اس دوا کو طلسماتی دوا کہہ دینے پر مجبور ہو جاتا ہے جن لوگوں کو کسی دوا سے آرام نہ ہوا ہو۔ وہ اس دوا کو ضرور آزمائیں۔ ایک شیشی کی قیمت ہندوستانی سکہ کے حساب سے دو روپے دس آنہ ۲/۱۰ ہے محصولڈاک ۷/ علاوہ ہے سول ایجنٹ! ایسٹرن فارمیسی کلاں محل دہلی

رسالہ محشر خیال دہلی

کا

نمونہ مفت منگاکر خریدار ہو جائیے

مفت نمونہ طلب کرنے کیلئے محشر خیال دہلی پتہ کافی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عثمان رضؓ کا طرز عمل

کیا شیخ مصری صاحب کو ان کے اس وسوسہ کی حقیقت اس بات سے معلوم نہیں ہو جاتی۔ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جب جماعت نے خلیفہ منتخب کیا اور پھر ایک جماعت نے آپ سے خلافت سے دست بردار ہو جانے کا مطالبہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ میں خلافت نہیں چھوڑ سکتا۔ کیونکہ یہ خلعت مجھے اللہ تعالیٰ نے پہنائی ہے۔" (ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۵۶۲) اور آپ نے خلافت سے دست بردار ہونا منظور نہ کیا۔ بلکہ اپنی جان بھی اسی راستہ میں دے کر بتلا دیا۔ کہ خلافت ایک ایسا انعام ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر ہوا۔ اور ایسا معاہدہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے ہوا۔ اس لئے لوگوں کے مطالبہ پر اسے چھوڑا اور توڑا نہیں جا سکتا اور اگر ایسا کیا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ کی سخت نافرمانی ہوگی۔ اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ اے عثمان اللہ تعالیٰ تجھے ایک قمیص پہنائے گا جسے لوگ تجھ سے چھیننا چاہیں گے۔ لیکن تو یہ قمیص اتارنا نہیں (مشکوٰۃ صفحہ ۵۶۲ بحوالہ ترمذی وابن ماجہ) جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب ایک شخص خلیفہ منتخب ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ اسے یہ خلعت پہنا دے۔ تو نہ اسے اختیار ہے۔ کہ وہ اسے چھوڑ دے۔ اور نہ ہی دوسرے لوگوں کو اختیار ہے کہ وہ اسے معزول کر سکیں۔ بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا۔ کہ جب ایک شخص خلیفہ منتخب ہو جائے تو اگر کوئی دوسرا مدعی خلافت کھڑا ہو تو اس کی بات کو ٹھکرا دو۔ جس سے صاف عیاں ہے کہ ایک خلیفہ کی زندگی میں کوئی دوسرا شخص خلیفہ نہیں بن سکتا۔ اب کیا شیخ مصری صاحب یہ اعلان کرنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ حضرت عثمان رضؓ کی خلافت نعوذ باللہ ناجائز خلافت تھی۔ کیونکہ جن لوگوں نے آپ کو خلیفہ بنایا تھا۔ ان میں سے ایک پارٹی اپنے خیال کے مطابق بعض وجوہات کی بنا پر ان سے الگ ہو گئی تھی۔ اور انہیں خلافت سے معزول کرنا چاہتی تھی۔ مگر وہ خلافت سے علیحدہ نہ ہوئے۔ کیا شیخ مصری صاحب یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت عثمان رضؓ کی خلافت جائز خلافت نہ تھی۔ کیا وہ یہ اعلان کر سکتے ہیں۔ کہ فی الواقعہ اس جماعت (باغیوں) کا مطالبہ درست تھا۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غلطی پر تھے۔ پھر شیخ مصری صاحب یہ بھی تو سوچیں۔ کہ کیا اس مطالبہ میں تمام کبار صحابہ اس جماعت کے ساتھ تھے۔ جو حضرت عثمان رضؓ کے خلاف تھی۔ یا حضرت عثمان رضؓ کی طرف تھے۔

حضرت علی رضؓ کا طرز عمل

پھر اگر خلیفہ معزول ہو سکتا ہے تو مصری صاحب کو چاہئے۔ کہ حضرت علی رضؓ کو بھی خلیفہ برحق نہ مانیں۔ کیونکہ ان کو بھی ان کے مقرر کردہ نمائندہ نے خلافت سے معزول کر دیا تھا۔ اور اس کے بعد جماعت نے کبھی آپ کو دوبارہ خلیفہ نہیں بنایا۔ پس اگر کسی شخص کے کہہ دینے سے کوئی خلیفہ معزول ہو سکتا ہے۔ تو پھر کیا حضرت علی کبھی (نعوذ باللہ) خلیفہ برحق نہ تھے۔ قرآن کریم میں یہ کہیں درج نہیں۔ کہ کبھی کوئی خلیفہ معزول بھی کر دیا جاتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس طرح پہلے خلفاء بنی اسرائیل تھے ان میں سے کبھی کوئی خلیفہ معزول نہیں کیا گیا۔ اسی طرح امت محمدیہ میں سے بھی اللہ تعالیٰ نے جب کسی شخص کو خلیفہ بنایا گیا تو وہ معزول نہیں کیا جا سکتا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین کے ماتحت اور خلفاء راشدین میں سے حضرت عثمان رضؓ اور حضرت علی رضؓ نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا۔ کہ کبھی کوئی خلیفہ معزول نہیں کیا جا سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا کہ ایک خلیفہ کی زندگی میں کوئی دوسرا خلیفہ نہیں ہو سکتا بلکہ اس کی سزا یہی ہے۔ کہ اس سے کلی قطع تعلق کیا جائے۔ صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد ستلقون بعدی فتنۃ واختلافاً ... علیکم بالامیر واصحابہ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۶۳) کے ماتحت حضرت عثمان رضؓ کی اطاعت کر کے اور آخر وقت تک آپ کا ساتھ دے کر بلکہ حضرت علی رضؓ کی معزولی کے اعلان کے بعد بھی سب کو خلفاء برحق مان کر یہ ثابت کر دیا کہ خلیفہ کبھی معزول نہیں کیا جا سکتا۔

جماعت احمدیہ آخرین منہم کی مصداق ہے

شیخ مصری صاحب اور ان کے اعوان انصار کے لئے یہی مقدر تھا۔ کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو جماعت احمدیہ آخرین منہم لما یلحقوا بہم کی مصداق کس طرح ثابت ہوتی۔ ضرور تھا۔ کہ جیسے پہلوں نے خلفاء کا مقابلہ کیا۔ اور ناکام رہے یہ بھی مقابلہ کریں اور ناکام رہیں اور جیسے ایک گروہ (شیعہ) نے حضرت ابوبکر رضؓ حضرت عمر رضؓ۔ حضرت عثمان رضؓ کو بزعم خویش خلافت سے معزول قرار دیا۔ اور دوسرے گروہ (خوارج) نے بزعم خویش حضرت علی رضؓ کو بھی معزول کر دیا۔ مگر ان سب خلفاء کی خلافت میں کوئی فرق نہ آیا۔ اور وہ معزول قرار دینے والے آج تک ناکام رہے۔ ضروری تھا۔ کہ شیخ مصری صاحب اور دیگر منکرین خلافت بھی زمانہ خلافت راشدہ کے واقعات گذشتہ کی یاد تازہ کریں۔ اور ناکام رہ کر خلافت حقہ کی تائید اور صداقت کے لئے ایک زبردست نشان ثابت ہوں۔

خاکسار:۔ محمد شریف مولوی فاضل مبلغ از ڈیرہ غازی خان

ایک بہن کی سفارش

میں اپنی ان بہنوں سے جن کی صحت خراب رہتی ہے۔ پرزور سفارش کرتی ہوں کہ اگر آپ کو ماہواری خرابی ہے۔ درد سے یا رک رک کر آتے ہیں۔ سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ قبض رہتی ہے۔ سر درد کرتا ہے۔ کام کاج کرنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے بھوک کم لگتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں بھاری ہو جاتا ہے۔ اگر آپ اپنی صحت کی حفاظت چاہتی ہیں۔ تو اپنی محترم بہن نجم النساء بیگم صاحبہ احمدی کی مجرب دوا بنام راحت منگا کر استعمال کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی تمام تکالیف رفع ہو جائیں گی۔ قیمت مکمل خوراک دو روپے ۸؍ محصول ۔؍ کل ۲؍۸

ملنے کا پتہ:۔ ایچ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ ۔ لاہور

قوت مردمی کی برقی مشین
وٹیلک
جس سے
ساٹھ سالہ بوڑھے بھی
فولادی
طاقت حاصل کر سکتے ہیں
شہر و دیہات
ہر جگہ
استعمال ہو سکتی ہے
نمائش و مفصل حالات
مفت
طلب فرمائیں
قیمت ۵۶ روپے
محصول ڈاک ۳ روپے
ڈاکٹر ایم ایس اسمٰعیل ۳۹/۱۲
میکلوڈ روڈ بالمقابل
کشمیر بلڈنگ لاہور

شیخ صاحب مصری کے اعتراضات کے جواب

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ کا ناطق فیصلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ عجیب بات ہے کہ شیخ صاحب مصری اور ان کے ساتھیوں نے جو کچھ اب تک کہا ہے۔ اس کا تفصیلی جواب قرآن مجید۔ احادیث صحیحہ۔ ملفوظات حضرت مسیح موعود و اقوال حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ میں پہلے سے موجود ہے۔

ادعائے اثر و رسوخ

شیخ صاحب مصری نے کہا ہے کہ مجھے جماعت میں "عزت" حاصل ہے اور اس وجہ سے جماعت میری آواز ضرور سنیگی۔ اس کے جواب میں جماعت احمدیہ نے انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے شیخ صاحب مصری کو "ایاز قدر خود بشناس" کا نہ بھولنے والا سبق دے دیا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اگر کسی احمدی کے دل میں شیخ صاحب مصری کی کوئی "عزت" تھی۔ تو وہ محض اس تعلقِ بیعت کے باعث تھی۔ جو ان کو خدا کے مقرر کردہ خلیفہ سیدنا فضل عمر حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ تھا۔ جس وقت تک وہ جماعت سے علیحدہ نہ ہوئے تھے اس وقت تک ان کی وہ عزت قائم تھی لیکن جونہی انہوں نے علیحدگی اختیار کی۔ ان کی "عزت" بھی احباب جماعت کے قلوب سے نکل گئی۔ اور اس امر کا اب خود شیخ صاحب مصری کو اقرار ہے۔ اس تبدیلی کا راز کیا ہے؟ اگر شیخ مصری ذرہ بھی تدبر سے کام لیتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ اس کا راز یہی ہے۔ کہ سیدنا فضل عمر محمود (ایدہ اللہ) "خدا کی برگزیدہ جماعت" کا محبوب ہے۔

پس جس شخص پر اپنی سعادت کے باعث خدا کے پیارے خلیفہ کی نظر عنایت ہو۔ وہ جماعت کے ہر فرد کا محبوب بنجاتا ہے۔ اور جو شخص خدا کے مقرر کردہ خلیفہ سے علیحدگی اختیار کرتا ہے۔ وہ جماعت کے کسی فرد کی نظر میں بھی کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ ؎

سب کے دل میں ہے جگہ تیری جو تو راضی ہوا
مجھ پہ گویا اک زمانہ مہرباں ہو جائیگا

شیخ مصری صاحب اگر ہمارے اس بیان سے متفق نہ ہوں۔ تو وہ حضرت نور الدین اعظم خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے فیصلہ سے ہی فائدہ اٹھائیں۔ حضرت نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کا وجود آپ کی عظیم الشان شخصیت آپ کا رفیع القدر علم۔ آپ کا فہم قرآن و حدیث اور عبور تاریخ اسلامی شیخ مصری کو بھی تاحال مسلّم ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو کہ میں اجتماع کو بہت ضروری سمجھتا ہوں۔ اجتماع پر خدا تعالےٰ کے بہت بڑے فیضان اور برکات نازل ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کی بہت بڑی تاکید قرآنِ مجید میں آئی ہے۔ مگر یاد رکھو کہ اجتماع ہمیشہ ایک ہی شخص پر ہو سکتا ہے۔ ایک درخت کی خواہ لاکھ شاخیں ہوں اور سب کی سب پانی میں بھی ہوں۔ لیکن اگر وہ درخت سے جدا ہوں تو بجائے اس کے کہ وہ سرسبز ہوں۔ وہ سب کی سب خشک اور مردہ ہو جائینگی۔ بلکہ پانی کو بھی متعفن کر دیں گی۔ اسی طرح اگر مسلمان ایک شخص کے ہاتھ پر اکٹھے نہ ہوں۔ تو ان کی حالت بھی اس درخت کی ٹہنیوں کی سی ہوگی۔ اگر وہ درخت کے ساتھ رہینگی۔ تو سرسبز رہینگی۔ ورنہ نہیں"

(بدر ۲۷ دسمبر ۱۹۱۰ء والحکم ۷ جنوری ۱۹۱۱ء)

یہ عبارت کسی مزید تشریح کی محتاج نہیں۔ اس میں صاف طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ جماعت کی زندگی ایک امام کے دامن کے ساتھ وابستہ رہنے میں ہی ہے۔ اس امام کی مثال درخت اور افراد جماعت کی مثال ٹہنیوں کی سی ہے جو شاخ درخت سے الگ ہو جائے گی۔ خواہ وہ پانی میں بھی رہے۔ پھر بھی خشک ہو جائے گی۔ یعنی اگر امام جماعت اور خلیفۂ وقت کی بیعت سے الگ ہو کر کوئی شخص یہ دعوے کرے کہ وہ بہت مخلص احمدی اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی تعلیم پر عمل کرنے والا ہے۔ تو حضرت خلیفہ اول رضؓ کے فتوے کے رُو سے ہم اسے حق بجانب نہیں سمجھیں گے۔

ایک اور حوالہ

پھر ظاہر ہے کہ جماعت میں جو "عزت" ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو ۱۹۱۱ء میں حاصل تھی۔ شیخ مصری کو ۱۹۳۶ء میں ہرگز اتنی بلکہ اس کا دسواں حصہ بھی حاصل نہ تھی۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم لکھتے ہیں۔

"آج (۲۲ جنوری ۱۹۱۱ء) قریب ساڑھے بارہ بجے دن کے جب میں رخصت ہونے لگا۔ تو میں نے (حضرت خلیفۃ المسیح اول سے۔ خادم) پوچھا کہ حضور کا دل کس چیز کو چاہتا ہے آپ نے بجواب فرمایا کہ میرا دل یہی چاہتا ہے کہ اللہ تعالےٰ مجھ سے راضی ہو جائے۔ پھر فرمایا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ تم فرمانبردار رہو۔ اختلاف نہ کرو۔ جھگڑا نہ کرنا۔ پھر فرمایا خبردار جھگڑا نہ کرنا۔ تفرقہ نہ کرنا۔ اللہ تعالےٰ تمہیں برکت دے گا۔ اور اسی میں تمہاری عزت اور طاقت باقی رہیگی۔ نہیں تو کچھ بھی باقی نہیں رہیگا۔

پھر فرمایا:۔

"کہ اگر میں نے کبھی کسی کو حکم دیا ہے تو اپنی دلی طمع سے حکم نہیں دیا۔ خدا کا حکم سمجھ کر دیا ہے"

(بدر ۲۶ جنوری ۱۹۱۱ء صفحہ ۱)

اس عبارت میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے وضاحت سے بتا دیا ہے کہ جو شخص جماعت میں تفرقہ اور اختلاف پیدا کرے گا۔ خواہ وہ مرزا یعقوب بیگ یا محمد علی ہو۔ خواہ شیخ مصری یا فخر دین ہو اس کی عزت جماعت احمدیہ میں باقی نہیں رہیگی۔ اور ہم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی یہ پیشگوئی اب دوسری بار پوری ہوتی دیکھ رہے ہیں۔

بیعت سے علیحدگی جماعت سے علیحدگی ہے

شیخ مصری نے ایک علمی موشگافی کی ہے۔ کہتے ہیں میں نے تو لکھا تھا کہ میں "آپ کی بیعت سے علیحدہ ہوتا ہوں"۔ مگر حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ گویا میں "جماعت" سے علیحدہ ہو گیا ہوں۔ حالانکہ "بیعت" سے الگ ہونا اور ہے اور "جماعت" سے علیحدہ ہونا اور۔ میں بیعت سے علیحدہ ہو سکتا ہوں۔ مگر جماعت سے علیحدہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ ہلاکت کی راہ ہے اس کے متعلق رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کا فتوےٰ پیش کیا جاتا ہے۔ حضور نے عام حکام کے متعلق بھی فرمایا ہے:۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رأی من امیرہٖ شیئًا یکرھہٗ فلیصبر فانہٗ لیس احدٌ یفارق الجماعۃ شبرًا فیموت الا مات میتۃ جاھلیۃ۔ متفق علیہ

(مشکوٰۃ کتاب الامارۃ والقضاء فصل اول مطبع اصح المطابع صفحہ ۳۱۹)

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کو اپنے امیر میں کوئی ایسی چیز نظر آئے جس سے وہ نفرت کرتا ہو تو اس پر فرض ہے۔ کہ وہ بجائے اس امیر سے علیحدگی اختیار کرنے کے صبر کرے۔ کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک قدم بھی علیحدہ ہو جائے۔ اور اسی حالت میں مرجائے تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

یہ حدیث بالکل واضح ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر جماعت یا خلیفہ وقت سے علیحدگی کو "جماعت" سے علیحدگی قرار دیا ہے۔ پھر ہم معاملہ کو مختصر کرنے کے لئے ان کے سامنے حضرت نور الدین اعظم خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا فیصلہ پیش کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ اپنے مشہور خطبہ عید الفطر میں مولوی محمد علی مرزا یعقوب بیگ اور شیخ رحمت اللہ صاحبان کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"مجھے دوبارہ بیعت لینے کی ضرورت نہیں تم اپنے پہلے معاہدہ پر قائم رہو ایسا نہ ہو کہ نفاق میں مبتلا ہو جاؤ۔ ...... میں آج ایک اور کام کرنے والا تھا مگر خدا تعالےٰ نے مجھے روک دیا ہے اور میں اس کی مصلحتوں پر قربان ہوں۔ ... میں ایسے لوگوں کو **اپنی جماعت سے الگ نہیں کرتا** کہ شاید وہ سمجھیں۔ پھر سمجھ جائیں۔ پھر سمجھ جائیں ایسا نہ ہو کہ میں ان کی ٹھوکر کا باعث بنوں۔"

(بدر ۲۱ راکتوبر ۱۹۰۹ء ص ۱۱ تا ۱۲)

یہ عبارت بالکل واضح اور فیصلہ کن ہے۔ ظاہر ہے کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کی خلافت کے ساتھ اختلاف تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق انہیں کوئی اختلاف نہ تھا۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ ان کی بیعت سے علیحدگی کو "جماعت سے الگ" ہونے کے مترادف قرار دے رہے ہیں۔ اس عبارت سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ خلیفہ وقت اپنی ذات پر اعتراض کرنے والوں کو "جماعت" سے الگ کر سکتا ہے

پس اب مصری صاحب اور ان کے ساتھیوں کے لئے دو ہی راستے کھلے ہیں۔ یا تو وہ مندرجہ بالا حوالجات کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کے فتاویٰ کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہوئے اپنی غلطی کا اعتراف کر لیں۔ یا یہ کہ وہ مندرجہ بالا بزرگان خصوصاً حضرت خلیفہ اول رضہ کو بھی غلطی پر قرار دے کر اپنے علم کی بے معنی لاف مارتے رہیں

من نہ گویم کہ این مکن آں کن
مصلحت بیں وکار آساں کن

خلیفہ ہرگز معزول نہیں ہو سکتا

شیخ مصری صاحب کا دعویٰ ہے کہ ان کے علم کے رو سے خلیفہ وقت معزول ہو سکتا ہے۔ اس ضمن میں ہم ان کے سامنے حضرت نور الدین اعظم خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا فتویٰ پیش کرتے ہیں۔ حضرت نور الدین اعظم کے زمانہ خلافت میں بھی بعض ایسی ہی روحیں پیدا ہو گئی تھیں۔ جو حضور کو خلافت سے معزول کرنا چاہتی تھیں حضور ان کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں

"خدا نے مجھے جس کام پر مقرر کیا ہے۔ میں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب میں اس کرتے کو ہرگز نہیں اتار سکتا اگر سارا جہان بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ۔ تو بھی میں تمہاری بالکل پرواہ نہیں کرتا۔ اور نہ کروں گا۔ ... اگر تم مجھ میں کوئی اعوجاج دیکھو تو اس کی استقامت کی کوشش دعا سے کرو مگر یہ گمان نہ کرو کہ تم مجھ بڈھے کو آیت یا حدیث یا مرزا صاحب کے کسی قول کے معنی سمجھا لو گے۔ اگر میں گندہ ہوں تو یوں دعا مانگو کہ خدا مجھے دنیا سے اٹھا لے۔ پھر دیکھو کہ دعا کس پر الٹی پڑتی ہے۔ ... یہ مجتہدانہ رنگ چھوڑ دو۔ جو مجھے نصیحت کرنے میں وقت خرچ کرتا ہے وہ دعا میں خرچ کرو۔ اور اللہ سے اس کا فضل چاہو۔ تمہارے وعظوں کا اثر مجھ بڈھے پر ہرگز نہیں ہوگا۔ ادب کو ملحوظ رکھ کر ہر ایک کام کیا کرو۔"

(بدر ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

اس عبارت سے جہاں یہ ثابت ہے کہ خلافت کا کرتہ تا مرگ کوئی شخص نہیں اتار سکتا۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ مخالفین خلافت اولیٰ بھی حضرت خلیفہ اول رضہ پر گند اچھالا کرتے تھے اور حضور پر فحش اعتراضات کرتے تھے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ یہ نہیں فرماتے کہ "اے میرے مخالفو! اگر میں گندا ہوں تو تم ایک آزاد کمشن بٹھا کر میرے اوپر عاید کردہ الزامات کی تحقیقات کرا لو۔ اور اگر وہ اعتراضات درست ثابت ہوں تو مجھے معزول کر کے نیا خلیفہ منتخب کر لو" بلکہ یہ فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"اگر میں گندا ہوں تو یوں دعا مانگو کہ خدا مجھے دنیا سے اٹھا لے۔ پھر دیکھو کہ دعا کس پر الٹی پڑتی ہے۔"

اور آج بھی ہم یہی کہتے ہیں کہ تم بھی یہی بد دعا کرو۔ اور پھر دیکھو کہ وہ بد دعا کس پر الٹ کر پڑتی ہے۔! ولا یتمنونہ ابداً بما قدمت ایدیھم واللہ لا یھدی القوم الفاسقین

مزید توضیح

حضرت نور الدین اعظم خلیفۃ المسیح اول رضہ ایک اور موقع پر فرماتے ہیں "میں اس مسجد میں قرآن ہاتھ میں لے کر اور خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ مجھے پیر بننے کی خواہش ہرگز نہیں۔ اور نہ تھی۔ اور قطعاً خواہش نہ تھی۔ خدا تعالےٰ کے منشار کو کون جان سکتا ہے۔ اس نے جو چاہا کیا۔ تم سب کو پکڑ کر میرے ہاتھ پر جمع کر دیا۔ اور اس نے آپ نہ تم میں سے کسی نے مجھے خلافت کا کرتہ پہنا دیا۔ میں اس کی عزت اور ادب کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ باوجود اس کے میں تمہارے مال اور تمہاری کسی بات کا بھی روادار نہیں ... تم خوب یاد رکھو کہ معزول کرنا اب تمہارے اختیار میں نہیں ... پس مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے اور اپنے مصالح سے بنایا ہے۔ خدا تعالےٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔ اس لئے تم میں سے کوئی مجھے معزول کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا۔ تو وہ مجھے موت دیدے گا۔ تم اس معاملہ کو خدا کے حوالے کرو۔ تم معزولی کی طاقت نہیں رکھتے۔ میں تم میں سے کسی کا بھی شکر گذار نہیں ہوں۔ جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم نے خلیفہ بنایا ... وہ بھی توبہ کرے جو اس سلسلہ کو پارلیمنٹ و دستوری سمجھتا ہے۔"

(الحکم ۲۱ جنوری ۱۹۱۴ء)

کیا اس حوالے کو پڑھ کر کوئی احمدی جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو۔ اور جس کے دل میں ایک ذرہ بھر بھی حضرت خلیفۃ المسیح اول کی عزت ہو یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ خلیفہ وقت کو معزول کرانے کے دعویدار کا مطالبہ درست ہے۔ ہرگز نہیں! خاکسار:۔ ملک عبد الرحمٰن خادم

ایک نفع مند کام

ایک پُر فضا مقام میں واقعہ کوٹھی کا ایک حصہ جو ایک ہال اور تین بالائی کمروں پر مشتمل ہے۔ ایکہزار روپیہ پر رہن دیا جاتا ہے۔ جو کم از کم کرایہ ۸۴ روپے سالانہ پر چڑھ سکتا ہے۔ جو دوست اس نفع مند اور نقصان سے محفوظ کام پر روپیہ لگانا چاہیں وہ فوراً پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

ف۔ معرفت ایڈیٹر الفضل۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

2 51

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدرت کے دو عطیے

۱- پچاس اور ستر سال کی درمیانی عمر کے وہ بزرگ جو جوانی کی بہار کو دیکھنے کے آرزومند ہوں - صرف ایک ہفتہ دوا استعمال کر کے قدرت حق کا ملاحظہ کریں - قیمت صرف دو روپے (عا)

۲- پچاس سال سے نیچے کی عمر والے مرد جو المردی کا لطف اٹھائیں یہیں ہی خوراک میں جوانی کی بہار دیکھیں - قیمت صرف ۱۲؍ فرمائش کے ہمراہ صحت اور عمر ضرور لکھیں -

المشتہر:- مرزا مراد بیگ احمدی کھدیالہ ڈاکخانہ کھر کا ضلع گجرات پنجاب

قادیان میں ایک باموقعہ مکان رہن ملتا ہے

اس وقت قادیان میں مولوی عبدالمغنی خان صاحب کے مکان کے پاس دارالانوار والی سڑک کے اوپر ایک نیا بنا ہوا پختہ اور نہایت باموقعہ مکان رہن ملتا ہے - مکانیت یہ ہے - تین کمرے ایک برآمدہ - غلسخانہ پاخانہ فراخ صحن ایک مختصر باغیچہ وغیرہ نیز ایک پانی کا نلکا بھی لگا ہوا ہے - اور بجلی بھی ہے - یہ مکان آٹھ روپے ماہوار میں کرایہ پر چڑھ سکتا ہے - مالک مکان ایک ضرورت کی وجہ سے رہن رکھنے پر مجبور ہوا ہے - زر رہن ایک ہزار روپیہ ہوگا - اور رہن نامہ باقاعدہ رجسٹری کرا دیا جائے گا خواہشمند احباب خاکسار کے ذریعہ تصفیہ فرمالیں -

خاکسار:- مرزا بشیر احمد قادیان

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے - کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں - ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں - کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے - جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے - اس کی علامات یہ ہیں - کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے - جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے - سر میں چکر آنا - درد کمر - بدن کا ٹوٹنا - رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے حمل قرار نہیں پاتا - اگر پایا تو قبل از وقت گر جاتا ہے - یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں - یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے جسطرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے - اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کیلئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے - اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے - اور چہرہ پر شباب کی رونق آجاتی ہے - اپنی کیفیت مرض لکھئے - قیمت ڈھائی روپے (۲؍۸) نوٹ: کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے - فہرست دواخانہ مفت منگوائیے -

ملنے کا پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ -

قوت کی دوائیں گرمی کے موسم کیلئے بھی ہیں

یہ خیال کہ مقوی غذائیں اور تقوی دوائیں - جو فائدہ سردی کے موسم میں کرتی ہیں - وہ دوسرے موسم میں نہیں کرتیں - ایک حد تک صحیح ہے - مگر کلیتہً صحیح نہیں - کیونکہ گرمی کے موسم کیلئے بھی ایسی دوائیں ہیں جنہیں جسمانی قوتوں کی پرورش کیلئے اور جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے کیلئے گرمی اور برسات کے موسم میں اسی قدر کامیابی کیساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے - جسقدر کہ موسم سرما میں ہماری مفرح یاقوتی مارالحم خاص ذریعہ سونا حب روح الذہب نیز عنبری وغیرہ پہاڑی علاقوں اور سرد ملکوں میں مفرح یاقوتی کے استعمال کیلئے موسم کی کوئی قید نہیں - ہاں گرم موسم گرم آب و ہوا گرم مزاج اشخاص کیلئے یہ صرف سردیوں میں استعمال ہو سکتی ہے - گرمی کے موسم میں قوت اور صحت کیلئے ہماری عنبرین اور خمیرہ زمردی ایک خاص اور قیمتی تحفہ ہے -

عنبرین

شادی اور شادمانی کیلئے زندگی بخش جام - ایک نئی اور عجیب سائنٹیفک ایجاد

عنبرین کے اجزاء بہت قیمتی ہیں - بطور کے دماغ ان کے شخاع انٹیین اور بیش قیمت ادویہ عنبر کیلسم گلیسرو فاسفیٹ اور وٹیمین (جوہر حیاتین) کی سائنٹیفک روح ہے - اعضائے رئیسہ وارواح کی قوت حفاظت اور قیام شباب اس کا اصل کام ہے - آپ عنبرین کے استعمال سے گرم ملک میں رہ کر بھی دماغ کو قوی جوانی کو قائم اور صحت کو بحال رکھ سکتے ہیں - یہ قلیل مقدار میں ایک چمچہ چائے کے برابر شربت کے طور پر دودھ میں ملا کر پی جاتی ہے - گرمی کے موسم میں جو لوگ قوت انسانی کی ایسی دوا ڈھونڈتے ہیں - جو قلب میں فرحت اور دماغ میں ٹھنڈک پہنچائے اور مقوی جنس ہو - یہ دوا ان کا مقصد خاطر خواہ طور پر پورا کرتی ہے - اور خاص طور پر انہیں کیلئے ہے - اس حیرت انگیز مقوی دوا میں صحت اور طاقت کا راز پنہاں ہے - جلدی ہی آپ میں زندہ دلی و قوت انسانی پیدا ہو جائیگی عنبرین کے چند دن کے استعمال کے بعد ہی آپ خود کو نوجوان اور خوش و خرم محسوس کرنے لگیں گے - قلقی کمزوری انفلوانزا ضعف، دل عصبی کمزوری تھکان دماغی ضعف سر بھاری رہنا نیند نہ آنا لاغری گردہ ضعف وغیرہ کیلئے یہ اکسیر اعظم ہے - نفیس لذیذ خوش ذائقہ اور قوت بخش ہے - دماغی کام کرنیوالے اس دوا کو نہایت عزیز رکھتے ہیں - اس لئے کہ یہ تھکے ہوئے دماغ کو تروتازہ کرتی ہے - اور دماغ کو ضعیف اور کمزور نہیں ہونے دیتی - دماغ کے علاوہ دل کو بھی بہت قوت دیتی ہے - قیمت فی شیشی جو ایک ماہ کے لئے کفایت کرتی ہے - للعہ علاوہ محصولڈاک -

خمیرہ زمردی

اس زمردی عنبری جواہری خمیرے میں دل و دماغ جگر اور تمام اعضائے رئیسہ کی قوت کیلئے فرحت دینے والے میووں اور پھلوں کا عرق نکال کر اور اسکے ساتھ نفیس اور مناسب دواؤں کا جوہر کھینچ کر تمام قیمتی جواہرات موتی عنبر یاقوت زمرد نیلم پکھراج فیروزہ مرجان یشب کافوری ورق نقرہ زہر مہرہ خطائی ورق طلا وغیرہ کی آمیزش کی گئی ہے اور اس کا قوام مصری کی بجائے انگوروں کی کھانڈ سے بنایا گیا ہے - اس کی ایک ہی خوراک گرمی کے اثر کو دور کر کے قلب اور دماغ میں ٹھنڈک اور فرحت اور قوت پیدا کرتی ہے - دماغ تروتازہ رہتا قوت بڑھتی طبیعت شاداں دماغ قوی اور تمام اعضائے رئیسہ توانا رہتے ہیں - دل کی دھڑکن کمزوری بےچینی گھبراہٹ قلق و اضطراب کم طاقتی کیلئے یہ دوا تاثیر کا طلسم ہے - چنانچہ دل کا اچھلنا نبض کا زور سے چلنا سینے کا جلنا اس سے موقوف ہو جاتا ہے - دل کے علاوہ امراض دماغی پر اس کا شاندار اثر ہوتا ہے چنانچہ سر کا چکرانا دماغ کا بھاری رہنا - دماغی توحش اور دیگر دماغی عوارض اسکے چند روزہ استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں - ساتھ ہی معدہ و دیگر اعضائے اندرونی کو بھی اس سے خاص تقویت پہنچتی ہے چنانچہ کثرت خون حیض قے کثرت عطش اور دیگر نسوانی عوارض میں بھی ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی مفید شے ہے جسکو دور حاضرہ کی تمام عالمگیر دماغی ذہنی قلبی تکالیف کیلئے ہم نہایت فخر کیساتھ بطور تحفہ پیش کرتے ہیں - آپ گرم آب و ہوا اور گرم ملک میں رہ کر بھی ہر قسم کی وبائی دماغی قلبی جسمانی امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں - خوراک دو ماشہ قیمت فی شیشی جس میں پانچ تولہ دوائی ہوتی ہے - تین روپے بارہ آنہ (۳؍۱۲)

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جموں ۱۲ اگست۔ آج بھی جموں میں ہائی کورٹ کے فیصلہ کے سلسلہ میں دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی میں ہندوؤں اور سکھوں نے ایک مشترکہ جلوس نکالا۔ اور مخالفانہ مظاہرہ کیا لیکن پولیس نے کوئی مداخلت نہیں کی۔ کوٹلی اور اکھنور میں بھی دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے اس وقت تک ۸۰ آدمی گرفتار ہو چکے ہیں جموں سٹیٹ کونسل نے لاٹھی چارج کے سلسلہ میں تحقیقات کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ سٹیٹ کونسل نے اس رائے کا بھی اظہار کیا ہے۔ کہ ہائیکورٹ کے آئین کی دفعہ ۲۳ کے مطابق صرف مہاراجہ صاحب بہادر ہی ہائی کورٹ کے کسی فیصلہ میں ترمیم یا تنسیخ کر سکتے ہیں۔

واردھا ۱۲ اگست۔ گاندھی جی نے واتسرائے سے اپنی ملاقات کے سلسلہ میں اعلان کیا ہے۔ کہ میری یہ ملاقات محض شخصی حیثیت رکھتی تھی۔ خان عبدالغفار خان کے داخلہ سرحد کے مسئلہ کے علاوہ میں نے کوئی سیاسی گفتگو نہیں کی۔ اور فیڈریشن کا تو ذکر تک نہیں آیا۔

ایبٹ آباد ۱۲ اگست۔ آج وزارت صوبہ سرحد کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جو تین گھنٹہ تک جاری رہا۔ "ملاپ" ۱۳ اگست لکھتا ہے کہ اس اجلاس میں موجودہ وزارت کا استعفیٰ گورنر نے منظور کر لیا ہے۔

شنگھائی ۱۲ اگست۔ جاپانی اور چینی افواج میں جنگ شروع ہو گئی ہے۔ جاپانیوں نے ایک شہر کو نذر آتش کر دیا۔ اور وہ پیش قدمی کر رہے ہیں۔ ایک لاکھ چینیوں نے شنگھائی کا محاصرہ کر لیا ہے۔ صورت حالات نہایت نازک ہو گئی ہے

لکھنؤ ۱۲ اگست۔ گذشتہ شب علاقہ چھاؤنی میں آگ لگ گئی۔ جس سے سات لاریاں اور دو کاریں جل گئیں۔ نقصان کا اندازہ ۸۰ ہزار روپیہ لگایا جاتا ہے۔ آتشزدگی کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

لائل پور ۱۲ اگست۔ ماسٹر تارا سنگھ اکالی لیڈر نے ایک بیان میں لکھا ہے کہ جب تک ددل نالہ سے پانی لینے کے متعلق سکھوں کا حق تسلیم نہیں کیا جاتا۔ اکالی مورچہ جاری رہے گا۔ مزید کہا۔ کہ وہ دیگر اکالی لیڈروں کی معیت میں اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کریں گے۔

دمشق ۱۲ اگست۔ دمشق میں بیکاروں نے زبردست مظاہرہ کیا جس کے دوران میں ان کا پولیس سے تصادم ہو گیا۔ پولیس نے مظاہرین پر تلواروں سے حملہ کیا۔ نیز متعدد بار گولی چلائی۔ ۱۷ آدمی ہلاک اور ۵۰ زخمی ہوئے۔ پولیس نے مظاہرین میں سے متعدد اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے

لنڈن ۱۲ اگست۔ عمان سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ شرق اردن میں بعض انقلابی سازشوں کا انکشاف ہوا ہے۔ پولیس نے اس سلسلہ میں عربی بنک کے ایک ملازم اور فلسطین کے دو باشندوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ امیر عبداللہ والئے شرق اردن کو قتل کرنے کی سازش کی گئی تھی۔ پولیس نے تحقیقات کے بعد عربی بنک کو مقفل کر دیا۔ متعدد افسروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور سرحد پر فوج متعین کر دی گئی ہے۔

لکھنؤ ۱۲ اگست۔ بہرائچ سے دریائے گوگرا میں زبردست طغیانی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ڈیڑھ سو دیہات زیر آب ہیں۔ اور صرف کشتیوں کے ذریعہ آمد و رفت جاری ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دس اگست کو اچانک دریا میں پانی چڑھنا شروع ہو گیا۔ اور فوراً گرد و نواح میں پھیل گیا۔ اہل دیہات نے املاک چھوڑ کر بمشکل تمام اپنی جانیں بچائیں مصیبت زدگان کی امداد کے لئے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

بیروت ۱۲ اگست۔ گذشتہ شب شام کے وزیر داخلہ کے مکان کے سامنے بم پھینکا گیا۔ بم پھٹنے سے وزیر داخلہ کے دو ملازم ہلاک ہو گئے۔ وزیر مذکور کے بھائی پر پستول سے فائر کئے گئے جس سے وہ شدید طور پر مجروح ہوئے حملہ آور روپوش ہیں۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

بغداد ۱۳ اگست۔ عراقی افواج کے سردار جنرل بکر صدقی اور میجر محمد علی جواد کمانڈر عراقی فضائی فوج کو موصل کے ہوائی مستقر پر ایک سپاہی نے گولی سے ہلاک کر دیا ہے۔ جنرل صدقی ترکیہ کی فوجی نمائش کو دیکھنے کے لئے انگورہ جا رہے تھے۔ حملہ آور نے متواتر ان پر فائر کئے۔ جس سے ان کی اسی وقت موت واقع ہو گئی۔ میجر علی جواد جرنیل مذکور کی حفاظت کی کوشش کرتا ہوا جاں بحق ہو گیا۔

کلکتہ ۱۲ اگست۔ آج مشہور سوشلسٹ لیڈر سمندر ناتھ ٹیگور سکرٹری آل انڈیا انڈمان پرزنرز ریلیف کمیٹی کے مکان کی تلاشی کی گئی۔ ایک کتاب کا ایک نسخہ اور چند کاغذات جن میں انڈمان کے قیدیوں کی حالت زار بیان کی گئی تھی۔ پولیس نے اپنے قبضہ میں کر لی ہے۔ یہ کتاب مسٹر ٹیگور نے خود لکھی ہے۔ اور حکومت نے اسے ضبط قرار دیدیا ہے۔

بغداد ۱۲ اگست۔ یوم فلسطین کے سلسلہ میں کربلا۔ نجف۔ موصل حلہ۔ سمارا میں زبردست مظاہرے کئے گئے۔ اور شاہی کمیشن کی سفارشات کو ناقابل قبول قرار دیتے ہوئے وزیر اعظم عراق حکمت سلیمان کو تار ارسال کئے گئے۔ کہ وہ مجلس اقوام میں فلسطین کے متعلق ملت عرب کا نظریہ پیش کریں۔

کلکتہ ۱۲ اگست۔ آج بنگال اسمبلی میں وزیر اعظم مسٹر اے کے فضل الحق نے اعلان کیا۔ کہ وزراء کی تنخواہوں کے بل پر کل کی بحث کے دوران میں بعض ممبروں کی رائے کا احترام کرتے ہوئے وزراء نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ گھر اور موٹر کا الاؤنس نہیں لیں گے۔

لنڈن ۱۲ اگست۔ گلاسگو میں ایک بنگالی اپندر رنجن بسو اس نے دیوانگی کی حالت میں پانچ اشخاص کو گولی سے ہلاک کر دیا۔ سب سے پہلے اس نے اپنے خسر کے گھر میں داخل ہو کر اس کو اور اس کی لڑکی کو گولی ماری۔ اس کے بعد اس نے اپنی بیوی اور بچے کو گولی سے ہلاک کیا۔ پھر بازار میں آ کر ایک ٹیکسی ڈرائیور کو گولی کا نشانہ بنا دیا۔ اور پھر اپنے اوپر بندوق چلائی۔ اس کی بیوی کے علاوہ جو کہ خطرناک طور پر مجروح ہوئی۔ باقی سب ہلاک ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ شخص کلکتہ کا ایک ماہر جسمانیات تھا۔

لاہور ۱۲ اگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اٹک نے زیر دفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند کوٹ بھائی تھان سنگھ کے سکھوں کے نام ایک حکم امتناعی جاری کیا تھا۔ جس کی رو سے انہیں ددل کے نالہ سے پانی لینے کی ممانعت کی گئی تھی۔ اس حکم کے خلاف سکھوں نے ہائی کورٹ میں درخواست نگرانی دے رکھی ہے۔ اس درخواست کی آج آنریبل مسٹر جسٹس بھڈے کی عدالت میں ابتدائی سماعت ہوئی فاضل جج نے حکم دیا کہ چونکہ معاملہ اہم ہے۔ اس لئے اس کی سماعت ڈویژن بنچ میں ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۲ اگست۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۲ آنے ۶ پائی۔ نخود ۲ روپے ۶ آنے۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۸ آنے سے ۹ روپے تک۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۶ آنے اور چاندی دیسی ۵۲ روپے ۶ آنے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی